الکتاب والحکمۃ

عزیز زبیدی - واربرٹن

دنیا یا آخرت یا دونوں؟ کیا چاہتے ہو؟

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا ○ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ○ كُلًّا نُمِدُّ هَٰؤُلَاءِ وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ○ انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ○ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَخْذُولًا (پ۱۵ - بنی اسرائیل ع۲)

ترجمہ:- جو شخص دنیا کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں (اور) جتنا چاہتے ہیں اسی (دنیا میں) سردست اس کو دے دیتے ہیں، پھر (بالآخر) ہم نے اس کے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی ہے جس میں وہ بے حالوں راندہ (درگاہِ خدا) ہو کر داخل ہوگا۔ اور جو شخص طالبِ آخرت ہو اور آخرت کے لیے جیسی کوشش کرنی چاہیے ویسی اس کے لیے کوشش بھی کرے اور وہ ایمان (بھی) رکھتا ہو، تو یہی لوگ ہیں جن کی محنت (خدا کے ہاں) مقبول ہوگی (اے پیغمبر!) وہ (دنیا کے طالب) اور یہ (آخرت کے خواہاں) سب ہی کو ہم، تمہارے رب کی (اپنی) بخشش سے امداد دیتے ہیں اور تمہارے رب کی بخشش (کا دریا عام بہہ رہا ہے، کسی پر) بند نہیں (اے پیغمبر!) دیکھو (تو سہی کہ) ہم نے (دنیا میں) بعض لوگوں کو بعض پر کیسی برتری دی ہے اور البتہ آخرت کے درجے کہیں بڑھ کر ہیں اور (ویسے ہی اس دن کی) برتری (بھی) کہیں بڑھ کر ہے۔ (اے پیغمبر!) خدا کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنانا ورنہ تم ایسے (بدحال اور) بے یار و مددگار ہو کر بیٹھے رہ جاؤ گے۔

طالبِ دنیا: بات صرف چاہنے کی نہیں، کیونکہ اسے تو سب چاہتے ہیں، صرف چاہنا کچھ برا نہیں ہے اصل بُرا یہ ہے کہ: جہاں خدا اور دنیا کی بات آجائے، وہ دنیا کو مقدم رکھے! گویا کہ زبانِ حال سے اس نے اعلان کیا ہے کہ: اے خدا! مجھے تو نہیں، صرف دنیا چاہیے۔

کچھ بدنصیب وہ بھی ہوتے ہیں جو اپنے اقتدار کے لیے حق تعالیٰ کے "اقتدار اعلیٰ" سے کنی کتراتے

ہیں، وہ اعتقاداً ہو یا عملاً بہرحال وہ خدائے پاک کے نوامیس حکمت کے سامنے جھکنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور اکثریت بھی اپنے مفادِ عاجلہ کے لیے ان کے پیچھے ہو لیتی ہے۔ وَاتَّبَعُوا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ۔

ایسے لوگوں کی بھی کوئی کمی نہیں جن کی زندگی کی ساری توانائیاں یا فکر و عمل کی غالب قوتیں زیادہ تر دنیوی شرف و مزیت، مال و دولت اور لذائذ حیات کے حصول میں کھپا دی جاتی ہیں۔ ... سے لئے فرماتے ہیں، قیامت میں سب سے زیادہ گھاٹے میں یہی لوگ ہوں گے کیونکہ یہ دراصل ان ... کا شیوہ ہوتا ہے جو رب کے حضور پیش ہونے کے قائل نہیں ہوتے اور ع بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست کی لائنوں پر جنھوں نے اپنی زندگی استوار کی ہوتی ہے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (پ ۱۶۔ الکہف ع ۱۲)

(اے پیغمبر!) ان سے کہہ دو کہ: کہو تو ہم تمھیں وہ لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے سب سے گھاٹے میں ہیں (وہاں تو یہ) وہ لوگ ہیں جن کی (ساری) کوشش دنیا کی زندگی میں کھپ گئی اور وہ اسی خیال میں رہے کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں۔

یہ صرف ننگے ہونے والی بات ہے۔ فرمایا: ایسے لوگ، ایسا کرکے ضروری نہیں کہ ان کو ان کی حسب مرضی مل بھی جائے، ہاں اتنا ضرور ہو جاتا ہے کہ ایسے دنیا کے بھوکے لوگ اپنی نیت، ارادہ، اور تمناؤں میں فاش ہو جاتے ہیں، یعنی یہ کہ: ان کو خدا سے دنیا زیادہ عزیز ہے۔ باقی رہی لینے دینے والی بات؟ سو فرمایا کہ وہ ہماری مرضی پر منحصر ہے کہ کس کو کتنا ملنا چاہیے؟ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ۔

باقی رہی آخرت! تو فرمایا وہاں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں رہے گا، کیونکہ انھوں نے خود اس کے لیے خدا سے درخواست کی ہوتی ہے کہ جو دنیا ہے، ہمیں یہاں صرف وہ چاہیے۔

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (پ ۲۔ بقرہ ع ۲۵)

صرف آخرت! جو لوگ آخرت چاہتے ہیں اور اس کے لیے مناسب تیاری بھی کرتے ہیں فرمایا: ان کی محنتوں کی قدر کی جائے گی۔

فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا۔

آخرت کے لیے سعی و کوشش اور تیاری کے معنی ترک دنیا نہیں ہے بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ:

حیات مستعار کی گھڑیاں اس احساس اور فکر کے ساتھ گزاری جائیں کہ خدا کو ان کا حساب دینا ہے — ظاہر ہے کہ جو یوں جیتے ہیں وہ جی جانتے ہیں، جب تک جیتے ہیں، پاک زندگی لے کر جیتے ہیں، باقی رہیں اخروی توقعات؟ تو فرمایا کہ وہ اس سے بھی بڑھ کر ہوں گی کیونکہ اخروی جواب دہی کے احساس کے ساتھ جیتے ہیں، ایمان اور عمل صالح ان کا امتیازی نشان ہوتا ہے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ج وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (نحل ع ۱۳)

ترجمہ: مرد ہو یا عورت، جو بھی شخص نیک عمل کرے گا بشرطیکہ وہ اہلِ ایمان بھی ہو تو ہم (دنیا میں بھی) اس کو پاک اور ستھری زندگی عطا کریں گے اور (آخرت میں بھی) ان کے (ان) بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا کریں گے۔

ہاں صرف آخرت چاہنے کے معنی ترکِ دنیا لینا اسلامی آخرت نہیں ہے بلکہ وہ قوم بنی اسرائیل کی رہبانیت ہے، جس کی قرآن نے مذمت کی ہے کہ ان کی یہ حرکت خانہ ساز ہے، ہماری تشخیص کردہ راہ نہیں ہے۔

وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ (پ ۲۷ - حدید ع ۴)

ترجمہ: اور لذائذ حیات کا چھوڑ بیٹھنا، جس کو انھوں نے خود ایجاد کیا تھا، ہم نے اس کو ان پر فرض نہیں کیا تھا۔

مومن کو دونوں درکار ہیں - قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل دین اور رب کی خوشنودی کی بات یہ ہے کہ: دنیا اور آخرت کی حفاظت اور بھلائیوں کا لالچ کرنا نیکی ہے۔ کسی ایک پر قناعت غیر اسلامی بات ہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا (پ ۲ - بقرہ ع ۲۵)

ترجمہ: اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو (یہ) دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا۔ یہی ہیں وہ لوگ جن کو (آخرت میں) ان کے کیے کا حصہ (ملنا) ہے

بندش کسی پر نہیں - خدا کا یہ اعلان ہے کہ انسان پر کوئی بندش نہیں، جو چاہے کرے لیکن اب اس کے قدرتی نتائج کا راستہ روکنا اس کے بس کی بات نہیں ہو گی — اس لیے فرمایا کہ ہم دونوں

کو سہولتیں مہیا کرتے ہیں۔ طالبِ دنیا کو بھی اور طالبِ آخرت کو بھی، کیونکہ فکر و عمل کی آزادی سب کو میسر ہے اور یہ ان کا بنیادی حق ہے اس لیے جدھر کو اٹھ دوڑتے ہیں ہم بہ جبر ان کو بریکیں نہیں لگتے، باقی رہا اس کا انجام؟ فرمایا وہ قدرتی ہوگا جس سے کسی کو مفر نہیں ہے۔ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ۔

درجات۔ فکری اور عملی صلاحیتیں سب کی ایک جیسی نہیں ہوتیں اس لیے ان کی تخلیقات اور ان کے سلسلے کے درجات اور مراتب بھی یکساں نہیں ہوں گے، خدا کے ہاں سب کو "ایک لاٹھی سے ہانکنے" والی بات نہیں ہے، ایسی مساوات، جس کے پیچ و خم میں انسان کی استعداد اور صلاحیتوں کے سارے اختلافات دفن ہو جائیں، اسلام میں اس بے قدری کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ دینِ برحق کی رو سے استعداد اور صلاحیتوں میں جتنا فرق ہے اتنا فرق ان کے مراتب، درجات اور کمائیوں میں لازمی ہے۔ یہ بات صرف دنیا تک محدود نہیں بلکہ آخرت میں بھی اس عمل کا اور کھل کر مظاہرہ کیا جائے گا کیونکہ یہ تو ہو سکتا ہے کہ دنیا میں خارجی رکاوٹوں سے کماحقہٗ فرقِ مراتب کا ظہور نہ ہو، لیکن آخرت میں اس قسم کی خارجی رکاوٹوں اور دھاندلی کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی اس لیے اختلافِ صلاحیت کی تخلیقات میں جو قدرتی درجات اور مناصب میں فرق ہوگا وہ پوری طرح نکھر کر سامنے آئے گا:

وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ۔

ہاں ان عالی درجات اور مناصب کا خون اس وقت ہو سکتا ہے جب خدا کے بجائے کسی اور سے تعلقات کی پینگیں بڑھائی جائیں: اس لیے فرمایا کہ خدا کے ساتھ کوئی اور "الٰہ" تجویز نہ کریں، ورنہ مراتبِ عالیہ کا تصور تو کجا، ذلیل اور درماندہ ہو کر پڑا رہے گا۔ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

یہ خبر جماعتی حلقوں میں نہایت مسرت سے پڑھی جائے گی کہ غزنوی و صدیقی نمبر کے بعد

ادارہ الاسلام نے

شیخ الاسلام **محمد بن عبدالوہاب** رحمۃ اللہ علیہ

کی دعوت، سیرت اور کارہائے نمایاں پر مشتمل ایک جامع و ضخیم نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ اہلِ قلم حضرات حسبِ سابق ہم سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

تفصیلات کا انتظار فرمائیں۔

ادارہ الاسلامؒ۔ متصل جامعہ محمدیہ۔ چوک نیائیں۔ گوجرانوالہ

السنۃ والحدیث

عزیز زبیدی - واربرٹن

خدا سے دونوں جہاں مانگو

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلْ کُنْتَ تَدْعُوا اللّٰہَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْاَلُہٗ اِیَّاہُ؟ قَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَقُوْلُ:

اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ لَا تُطِیْقُہٗ وَلَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَفَلَا قُلْتَ:

اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

قَالَ فَدَعَا اللّٰہَ بِہٖ فَشَفَاہُ اللّٰہُ (رواہ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو اب ضعیف ہو چکا تھا جیسے پرندے کا (کمزور) بچہ، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ: کیا آپ نے (کبھی) اللہ سے کسی چیز کی کوئی دعا کی ہے؟ کہا جی ہاں! میں یوں دعا کیا کرتا تھا۔

الٰہی! آخرت میں مجھے جو تو عذاب کرنے والا ہے، تو اس کو دنیا میں ہی جلدی چکا دے۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اونہو! تو نے کیا دعا مانگی؟ تم میں عذابِ الٰہی کے سہار کی طاقت کہاں؟ نہ تم میں اس کی استطاعت ہے۔ یوں دعا کیوں نہ کی۔

الٰہی! دنیا میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور عذابِ دوزخ سے ہمیں محفوظ رکھ۔

چنانچہ اس نے اس کے ساتھ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا بخشی۔

خشیتِ الٰہی کی بنا پر صحابی موصوف نے رب سے دعا کی اور یہ سمجھ کر کہ آخرت کا عذاب